www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ ولایت ٹائمز

WILAYAT TIMES

سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انہیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:07 ☆ تاریخ:12 فروری 2018 تا 18 فروری 2018ء بمطابق 25 جمادی الاول تا 01 جمادی الثانی 1439ھ ☆ صفحات:8

روز پیروزی انقلاب روز فتح حق بر باطل

مجتبیٰ علی

تاریخ گواہ ہیں کہ آج سے ۳۹ سال پہلے سرزمین ایران، جہاں مطلق العنان، جبر، ظلمت، اندھیری اور بربریت پر استوار پہلوی حکومت کا دبدبہ تھا جس کا ایک کٹھ پتلی رضا شاہ کبیر جو ایک ظالم، سفاک اور عیاش پرست انسان تھا انسانیت کے لباس میں حیوانیت کا پتلہ تھا ایران کا حاکم لیکن یورپ کا غلام تھا۔ رضا شاہ جو عہد قاچاریہ میں فوج کے مختلف عہدوں پر فائز تھا حکمرانی کے نااہل تھا لیکن ناشاہیت کے خلاف ایرانیوں کے خون سے سینچی ہوئی ابتدائی تحریک مشروطیت جب کامیاب ہوئی تو یہ نااہل رضا شاہ کرسی نشین ہوا شہنشاہیت اور شہنشاہوں کی ناشاہیت سے نجات خواہاں ایرانیوں کی امیدیں ایک بار پھر شاہی طوفانوں کی نذر ہو گئیں جب رضا شاہ نے ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کی لاج رکھ کر ایران کو تباہی کے دہلیز پر لا کھڑا کیا۔ ملت ایران ایک ایسی ملت تھی جس نے ظلم و بربریت پر استوار شہنشاہیت کے مختلف کٹھن اور تکلیف دہ ادوار دیکھے تھے ہخامنشیان سے لیکر ساسانی، سلجوقی، غزنوی، مغلیہ، صفوی اور قاچاری شہنشاہیت میں ایرانی زندگی نے نشیب و فراز والے دنوں کا نظارہ کیا تھا کبھی نوشیروان عادل کے دنوں کا مزہ چکھنا پڑا اور کبھی چنگیزیت کے کٹھن اور تلخ لمحات کا سامنا کرنا پڑا۔

طلوع اسلام سے لیکر پہلوی دور تک ایرانی ملت کو دین مبین اسلام کی پرورش اس طرح کرنی پڑی جس طرح ایک ماں اپنے شیر خوار بچے کی پرورش کر رہی ہے ایران کی سرزمین پر اسلام شیر خوار بچے کے مانند تھا جو شہنشاہیت کے جھاڑیوں میں بڑی دھیمی انداز سے نکس گلی رہا تھا۔ ایرانی علماء، فضلاء، سادات اور دیگر حامیان اسلام نے انتہائی مشکل اور دشوار ترین راستوں سے گزر کر اسلام کو ان جھاڑیوں سے باہر نکال لیا اور بڑی جرأتمندانہ انداز میں اس کی پرورش کی نتیجہ کیا ہوا کہ ایرانی علماء، ادیب، مفکر و دانشوروں کی مدد سے اسلامی نور کی کرنیں پھیلنی شروع ہوگئی اور نہ فقط ایرانی سرحدوں تک اسلام محدود رہا بلکہ پورے دنیا خصوصاً وسطی ایشیاء میں ایرانی خیر خواہوں کی کاوشوں سے اس کا چرچہ ہونے لگا۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں آج سینکڑوں سال گزر جانے کے بعد بھی جب ہمارے کشمیر میں تاریخ اسلام کی بات آجاتی ہے تو اسلام کے ساتھ ساتھ ایران کا نام بھی ضرور آجاتا ہے کیونکہ سب سے پہلے اس سرزمین جس کو آج "پیر وار" کے نام سے جانا جاتا ہے ایرانی سادات نے ہی یہاں دین مبین اسلام کی معرفی کرائی اور سب سے پہلے یہاں کے لوگوں کو مشرف بہ اسلام کرایا۔ اسی طرح پورے وسطی ایشیاء میں انہوں نے دین مبین اسلام کے ساتھ ساتھ فن تعمیر اور کاریگری بھی مفلوک الحال عوام کو سکھائی اور نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان اقتصادی لحاظ سے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرنے لگے جس کا اثر یہ ہوا کہ اسلام بھی تیزی کے ساتھ منزلیں طے کرنے لگا۔

غرض یہ کہ جب ایران تحریک مشروطیت کی کانا پھوسی شروع ہوگئی ہزاروں سالہ بہار شہنشاہیت پر خزاں اثر انداز ہوا طویل عرصہ والے قاچاری شہنشاہیت کا ایک ایک حکمران موسم خزاں کے پتوں کی طرح گرتے رہے قاچاری دور کے تمام حکمران عیش پرست تو تھے ہی لیکن آخری حکمران عیش پرست ہونے کے ساتھ ساتھ حکومت کے نااہل بھی تھے جو یورپ جا کر مہینوں تک وہاں عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہے تھے اور ایرانی عوام دن بدن نت نئے مشکلات و مصائب سے دوچار ہو رہے تھے آخر کار یہ تحریک "تحریک مشروطیت" کامیاب ہوگئی اور ایران میں آئینی حکومت کی بنیاد پڑ گئی۔ ایرانی عوام نے تحریک کامیاب ہونے پر راحت کی سانس لی اور ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کا تابوت نکلنے والا ہی تھا لیکن بیرونی مداخلت نے موقعہ غنیمت سمجھ کر اس سرزمین پر سوچی سمجھی سازش کے تحت رضا شاہ جیسے مغرب نواز کے سر پر سہرا سجایا جس نے اپنے ابتدائی سالوں میں ہی ظلم و بربریت والی ڈھائی ہزار سالہ ایرانی شہنشاہیت کی لاج رکھی۔ ایران کی کمان رضا شاہ کبیر کے ہاتھ میں آگئی جو اس سے پہلے فوج کے مختلف عہدوں پر فائز تھا اب جبکہ قاچاریوں سے نجات ملنے کے بعد ایرانی عوام کو آئینی حکومت سے امیدیں وابستہ تھیں لیکن ان تمام امیدوں پر مغرب نواز رضا شاہ نے پانی پھیر دیا اور ایران امریکہ کی تصویر بن گئی۔

پہلوی دور میں ایران میں اگرچہ نئی نئی صنعتی یونٹوں کا قیام عمل میں لایا گیا لیکن یہ دور ایران کے تہذیب و تمدن اور اسلامی نظام کیلئے انتہائی کٹھن اور مشکل دور رہا ایران مغرب کا غلام رہا اور مغربی تہذیب و تمدن کا اثر ایران کے تہذیب و تمدن پر پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایران میں اسلامی تہذیب پر گہرا چوٹ لگا۔ اس دور میں ایران کی لگام مغربی ممالک خاص طور پر امریکہ، برطانیہ وغیرہ کے ہاتھوں میں رہی جو ایران کے رگوں میں اسلامی حرارت کا خون چوسنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ ایران میں بے پردگی، فحشیات، بے ہودگی اور عریانیت جیسے برائیوں نے جنم لیا جو دیکھتے ہی دیکھتے جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئے۔ یہ دور ایسا منحوس دور تھا کہ جس میں عورت کے پردے پر کج نظری اور علمائے کرام کے عمامہ پر انگلیاں اٹھنی شروع ہوگئی دونوں کے اوپر پستی کی نگاہیں پڑنی شروع ہوگئی، مدارس، مساجد، حرموں اور امامبارگاہوں پر مغرب کی کڑی نگاہیں اور سب سے بڑا مصیبت یہ تھا کہ تیل ایران کا اور قیمت مغرب کے ہاتھوں میں تھا۔ طرح طرح کے منحوس مصائب و مشکلات ایرانی عوام کو جھیلنے پڑے۔ شاہی حکمران مغرب کے ساتھ تعلقات وسیع سے وسیع کرتے رہے ایران مغرب کے اشاروں پر ناچنے لگا اور سرزمین ایران فحشیات و منکرات کے اڈوں میں تبدیل ہو گیا تھا۔

ان تمام مصائب و مشکلات کے باوجود سرزمین ایران پر ایک ایسا روشن فکر اور صالح طبقہ تھا جو پختہ ایمان کا محور تھا جن کو یہ ناشاہی برداشت نہیں ہو رہی تھی اور دین مبین اسلام سے گہرے محبت و عقیدت کے باعث ان کو دین مبین اسلام کی اصول و قوانین کی پامالی زہریلے خنجر کے وار سے بھی سخت محسوس ہو رہا تھا انہوں نے اس بربریت، چنگیزیت اور استکباریت کے خلاف آواز بلند کی اور ایک ہی صف میں جمع ہو کر قیادت تاریخ کے عظیم مجاہد حضرت امام خمینیؒ کے پیروی کی۔ امام خمینیؒ کا خانوادہ سینکڑوں سال سے ایران میں اسلام کی ترویج و اشاعت میں پیش پیش رہا تھا آپ کے آباؤ اجداد دین اسلام اور علمیت کے حقیقی پیروکار تھے جنہوں نے مصائب و مشکلات کو برداشت کیا لیکن اسلام کی پیروی، ترویج و اشاعت میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتی۔ امام خمینیؒ کے رگوں میں بھی اسلامی جذبہ کا خون دوڑنے لگا انہوں نے تحریک میں اپنے پر مغز خطبات اور پیغامات کے ذریعے شدت لائی، اور روشن فکر طبقہ کی قیادت اور رہنمائی کرنے میں تن من دھن سے مشغول ہوئے۔ ظلم و بربریت اور ہزاروں برائیوں پر استوار پہلوی حکومت کے کارندوں نے امام خمینیؒ اور آپ کے رفقاء کے خلاف دائرہ تنگ کرنے کی ہزار ہا کوششیں کی تا کہ امام خمینیؒ کو ڈرا دھمکا کر اس تحریک کو ناکام بنا دیا جائے۔ یہاں تک کہ امریکہ و برطانیہ کی پشت پناہی حاصل کر کے مکار، نام نہاد حکمرانوں نے تحریک کو کچلنے کیلئے ایران میں ایک خوفناک تنظیم "ساواک" کا وجود بخشا۔ انہوں نے امام خمینیؒ سمیت لاکھوں انقلابیوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ ڈھا دئے، سرزمین ایران پر مظلوم ایرانیوں کے خون کے دریا بہا دئے، قید خانوں کو انقلاب خواہاں سے پر کر دیا غرض انقلابیوں پر ظلم و تشدد کا انتہا کر دیا۔ سینکڑوں علمائے کرام کو بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا گیا مدرسہ فیضیہ میں اسلامی طلباء کو تین تین منزلوں سے نیچے گرا دیا گیا لیکن امام خمینیؒ کی قیادت والی اس تحریک نے ان تمام تر کوششوں کے باوجود جھکنے اور رکنے کا نام تک بھی نہ لیا اور ان تمام تر مظالم کے باوجود انقلاب خواہاں میں روز بروز اضافہ ہوتا رہا۔

آخر پر ظالم شاہی حکومت مجبور ہوگئی انہوں نے امام خمینیؒ کو جلا وطن کر دیا لیکن یہ کوشش بھی حسب سابق ناکام ہوگئی کیونکہ امام خمینیؒ نے جلا وطنی کے طویل عرصہ میں بھی ایران کے انقلابی عوام کی رہنمائی اور رہبری بڑی قائدانہ انداز میں کی، خط و کتابت قول و فعل ریڈیو وغیرہ کے ذریعے ایرانی انقلابی عوام کی پشت پناہی سولہ سالہ طویل جلا وطنی کے ایام میں برابر کرتے رہے مغرب کی پشت پناہی سے پہلوی حکمرانوں نے بیرون ممالک میں بھی امام کی خلاف دائرہ تنگ کرنے کی زبردست کوششیں کی لیکن دائرہ تنگ ہونے کے بجائے وسیع ہوتا گیا راتوں رات امام خمینیؒ کے پیغامات بیرون ممالک سے ایران کے عوام تک پہنچتے رہے علمائے کرام اور امام کے رفقاء امام خمینیؒ کی فکر اور آپ کے پیغامات لوگوں میں تقسیم کرتے رہے پہلوی حکمرانوں کی ٹانگیں کھسکنی شروع ہوگئی انقلابی تحریک میں جدت اور حرارت آگئی ایرانی عوام جوق در جوق دل و جان سے انقلابی تحریک کا ساتھ دینے لگے اور امام خمینیؒ کی بے باک رہبری قبول کرنے لگے نتیجہ یہ ہوا کہ انقلاب کا لاوا پھیلنے لگا۔ ۱۹۷۹ء کے آغاز کے ساتھ ہی تحریک انقلاب اسلامی تیزی کے ساتھ کامیابی کے مراحل طے کرنے لگا۔ انقلاب کے حامی اور قائدین اپنی ذمہ داریاں انجام دیتے رہے لوگ انقلاب کیلئے اپنا خون دینے کیلئے تیار ہو گئے ماں اپنے لاڈلوں، باپ اپنے دلاروں کو انقلاب اسلامی پر قربان کرنے کیلئے تڑپنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے ایرانی عوام کے دلوں میں انقلاب آگیا امام خمینیؒ سے حمایت کی لہر بڑھتی گئی۔ انقلابی تحریک بیرونی مداخلت اور تمام تر کوششوں کے باوجود تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی اب امام خمینیؒ کو واپس ایران لانے کی تیاریاں شروع ہوگئی تمام تر انتظامات مکمل ہو گئے یکم فروری کا جلوہ افروز دن تھا ہوائی اڈے سے لیکر بہشت زہرا تک سروں کا سیلاب امڈ آیا ہوائی جہاز کے دروازے سے امام کا چہرہ طلوع ہوا دیکھتے ہی دیکھتے سرزمین ایران کا چپہ چپہ نگر نگر، شہر شہر، گلی گلی منور ہوگئی اللہ اکبر خمینی رہبر کے نعروں سے سرزمین گونج اٹھی یہ سلسلہ کئی دن تک جاری رہا تحریک نے طوفان کا رخ اختیار کر لیا اور اس طوفان نے ظلم و جور والی شہنشاہیت اور ایران میں استکباریت اور استعماریت کا وجود ہی مٹا دیا۔ ۱۱ فروری ۱۹۷۹ء کے لمحات تھے انقلاب کا سورج بڑی آب و تاب کے ساتھ نمودار ہوا شہنشاہیت، طاغوتیت، استعماریت اور استکباریت کے بلند بالا والے دیوار گر کر نیست و نابود ہو گئے اور سرزمین ایران پر اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ انقلاب اسلامی کے بعد ایران میں اسلامی نظام نافذ ہوا شاہ ایران کی پشت پناہی کرنے والوں کو شکست اور ذلالت کی تھپیڑ رسید ہوئی۔

انقلاب اسلامی کامیاب ہونے کے بعد انقلاب مخالف مکروہ عناصر نے اس کے خلاف مورچہ سنبھالا۔ انقلاب اسلامی کے آغاز سے لیکر آج تک دنیا کے استکباریت، استعماریت، صیہونیت و سامراجیت نے لاکھ کوششیں کی حتیٰ کہ اسلامی دنیا کے کچھ مفاد پرست اور خود غرض ممالک نے بھی اسلامی انقلاب ایران کے خلاف سازشیں رچا کر اس نظام پر ضرب لگانے کی کوششیں کی لیکن غیور ایرانی ملت اور بابصیرت قیادت نے ہمت، حوصلہ، صبر اور استقامت کے ذریعے ان تمام ناپاک سازشوں کا مقابلہ کیا اور اسلامی انقلاب کی رونق بحال رہنے اور اسلامی نظام قائم رہنے کیلئے اس عظیم ملت اور غیور جوانوں نے اپنی قیمتی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور انقلاب اسلامی ایران کے چمن کو اپنے خون سے سیراب کیا۔ انقلاب اسلامی ایران کا توڑ کرنے کیلئے انقلاب کے اوائل میں شیطانی طاقتوں نے عراق کو ایران پر حملہ کرنے کیلئے اکسایا اور صدام شیطانی طاقتوں کی خود غرضی کا نشانہ بن کر ایران کے خلاف میدان میں جنگ میں آیا لیکن ملت ایران نے ہمت و مردانگی کے ساتھ اس جارحیت کا مقابلہ کیا اور دفاع مقدس کے ذریعے اپنے سرزمین کو جنگ ظالم سے آزاد کیا دراصل عراق ایران جنگ انقلاب اسلامی کے قلعہ پر حملہ تھا اور اس انقلاب کی ساخت مٹانے کی ایک ناکام کوشش تھی کیونکہ انقلاب اسلامی ایران نے دنیا بھر کے ظلم و بربریت پر استوار ایوانوں کو لرزہ بر اندام کیا تھا دنیا بھر میں انقلاب اسلامی ایران نے ہلچل مچا دی تھی مظلوموں نے راحت کی سانس لی تھی ظلمت اور بربریت کے خلاف دائرہ تنگ ہو گیا تھا۔ بیت المقدس کے غاصبوں کی نیند حرام ہو گئی تھی یہی وجہ تھا کہ انقلاب اسلامی کا توڑ کرنے کیلئے سامراجیت، استکباریت اور صیہونیت کے پجاری انقلاب کے خلاف ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے تھے اور انقلاب کے اس دیوار پر مسلسل حملہ کرتے رہے۔

حقیقت سامنے ہے کہ ایران کو بدنام کرنے کی کوشش میں دنیا بھر کا میڈیا آج بھی کتنا رول نبھا رہا ہے افسوس کا مقام ہے کہ مسلم دنیا کا میڈیا بھی سی این این، بی بی سی، وائس آف امریکہ جیسے اسلام اور مسلمان دشمن ایجنسیوں کے بے بنیاد خبروں، بیگانہ تبصروں اور دھوکہ و فریب پر مبنی تجزیوں کی کاپی پیسٹ کر کے اپنے اخبارات اور نیوز پورٹلوں میں چھپوا دیتے ہیں اور یوٹیوب، ٹی وی چینل، موبائل چینلوں پر نشر کر رہے ہیں یہاں تک کہ سوشل میڈیا کے مختلف سائٹوں جیسے فیس بک، واٹس ایپ، میسنجر، ٹیلیگرام وغیرہ جیسی سینکڑوں سائٹوں پر ایران اور اسلامی انقلاب کے خلاف زہر اگل دیا جا رہا ہے۔ ابھی کچھ دنوں پہلے کی بات ہے کہ ایران میں مہنگائی کے خلاف معمولی احتجاج کو کس طرح بڑھا چڑھا کر اور توڑ مروڑ کر کے پیش کر دیا گیا انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ اسلام اور مسلمین دشمن میڈیا سے زیادہ نام نہاد مسلمانوں کی پشت پناہی والے میڈیا نے اس سلسلے میں منفی رول ادا کیا۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلامی انقلاب کے بعد لاکھ کوششیں کی گئی کہ یہ انقلاب دم توڑ بیٹھ جائے لیکن جمہوری اسلامی ایران کی صالح اور مدبرانہ قیادت اور باشعور ملت کی کاوشوں، عزم، استقلال اور ہمت و حوصلہ کی وجہ سے یہ انقلاب دن بدن ترقی کی منزلیں تیزی کے ساتھ طے کرتا رہا۔ اسی انقلاب کی ایک کرن لبنان کی سرزمین پر بھی پڑی جہاں فرزندان انقلاب اسلامی نے ۳۳ دنوں میں فوجی طاقت سے لیس غاصب صیہونی ریاست اسرائیل کے منہ پر شکست کی زوردار تھپیڑ رسید کی۔ آج دنیا بھر میں جہاں جہاں پر بھی مظلوم ظالم اور جابر حکمرانوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے ہیں وہ انقلاب اسلامی کی ہی برکات کا نتیجہ ہے وہ چاہے سنی اکثریتی والی فلسطینی مقاومتی و مزاحمتی تنظیم حماس ہو یا شیعہ اکثریتی والی مزاحمتی تنظیم حزب اللہ لبنان۔ ظلمت و بربریت کا توڑ کرنے کیلئے انقلاب اسلامی کی صالح قیادت نے ہمیشہ بلا کسی مسلک ان کی پشت پناہی نہایت ہی مخلصانہ انداز میں کی اور آج مسلمانوں میں جو اسرائیل و امریکہ جیسے چنگیز وقت کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت پیدا ہوگئی ہے وہ اسی انقلاب کا ثمرہ ہے۔ یہ انقلاب کسی خاص فرقہ یا مسلک یا ملت کی کامیابی نہیں تھی بلکہ طاغوت کے مقابلے میں اسلام اور مسلمانوں کی عظیم کامیابی تھی جس کے بدولت آج بھی مسلمانوں کا سر فخر سے اونچا ہے۔

مقالہ نگار گنڈ حسن بٹ سرینگر کے رہنے والے ہیں اور پیشے سے صحافی ہیں۔

والدین بچوں کی شفقت سے محروم کیوں؟

ہم پر فرض ہے کہ بڑھاپے میں والدین کا سہارا بنے ،اگر وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عبادت کریں ،ان کے علاج کے لئے وسائل بروئے کار لائیں کیوں کہ جب ہم دنیا میں والدین کے محتاج تھے تو انھوں نے اپنا تمام وقت صرف اور صرف ہماری دیکھ بھال کے لئے ہی وقف رکھا .ہمیں قرآن کریم کی اس ہدایت کو پیش نظر رکھنا چاہئے جس میں والدین کے سامنے عاجزی اور انکساری پر تاکید کی گئی ہے .ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان تمام کوتاہیوں سے توبہ کرے جو ہم نے جانے انجانے میں اپنے والدین کو کسی بھی طرح کا دکھ پہونچا کر مول لی ہے .امام رضا فرماتے ہیں کہ اگر آپ کے والدین حق کی پیروی کرنے والے نہ ہو تب بھی آپ پر فرض ہے کہ ان کی دل جوئی کرے اور ان کو خوش رکھے.

میر عترت حیدری

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہیں کہ میرے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے میں پہونچ جائیں تو ان کے سامنے کبھی بھی اف تک نہ کرنا اور نہ ان سے خوب ادب سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر اسی طرح رحمت فرمائیں جیسے انہوں نے میرے بچپن میں مجھ پر رحمت فرمائی ہے۔ اسلام اولاد کو حکم دیتا ہے کہ اپنے والدین کے ساتھ نرمی و تواضع ،خاکساری و انکساری سے پیش آئیں ،ان کے ساتھ احترام و محبت کا برتاؤ کریں ،اگر انہیں کسی بات پر غصہ آجائے تو اسے برداشت کی عادت ڈالیں۔ رسول اللہ کا قول ہے کہ بڑا بدبخت ہے وہ شخص جو اپنے والدین کا بڑھاپا پائیں اور پھر انہیں خوش کر کے ان کی دعاؤں سے اپنے آپ کو جنت کا مستحق نہ بنا لے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بنی اسرائیل کی اس آیت میں اپنی اطاعت اور بندگی کے حکم کے ساتھ ہی والدین کے ساتھ نیکی و حسن سلوک کا بھی حکم دیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی خدمت نہایت ضروری اور اطاعت کی حامل ہے۔ پاک پروردگار متعدد مقامات پر اپنی توحید و عبادت کا حکم دینے کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کی تاکید کرتا ہے جس سے والدین کی اطاعت ،ان کی خدمت اور ان کے ادب و احترام کی اہمیت واضح ہوجاتی ہے۔ سورہ عنکبوت میں خداوند عالم ہر ایک انسان کو نصیحت کرتا ہے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔ ایک شخص نے رسول اللہ کی خدمت میں آکر دریافت کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ اس شخص نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تمہاری ماں۔ اس شخص نے جب تیسری مرتبہ پوچھا پھر کون؟ رسول اللہ نے پھر سے جواب دیا کہ تمہاری ماں۔ اس شخص نے جب چوتھی مرتبہ سوال کیا کہ ماں کے بعد حسن سلوک کا زیادہ مستحق کون ہے؟ تو رسول خدا نے ارشاد فرمایا تمہارا باپ۔ (صحیح بخاری) حدیث شریف میں ماں کو خدمت گزاری و حسن سلوک میں تین درجہ زیادہ فضیلت دئیے جانے کی حکمت یہ ہے کہ ماں چونکہ تین ایسے مراحل طے کرتی ہے جس میں باپ شریک نہیں ہوتا۔ حمل کا مرحلہ، ولادت کا مرحلہ اور رضاعت کا مرحلہ اسی وجہ سے ماں کے حق خدمت و سلوک کو باپ سے تین درجہ زیادہ بتلایا گیا اور باپ کو جنت کے دروازوں میں سے ایک بہترین دروازہ قرار دیا گیا۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں امت مسلمہ کا اتفاق ہے کہ والدین کی نافرمانی بہت بڑا گناہ ہے۔ والدین کی نافرمانی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے لہٰذا ہم پر فرض ہے کہ والدین کی فرمانبرداری میں ہم کوئی کسر باقی نہ رکھیں۔ ہمیں چاہئے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک روا رکھیں خصوصاً اگر وہ بوڑھے ہوجائیں تو ان کی تمام ضروریات کا خیال اسی طرح رکھیں جس طرح وہ ہمارے بچپن میں ہمارے لئے رکھا کرتے تھے۔ اگر وہ کوئی بات بھول جائیں تو بجائے اسکے کہ ہم ناک منہ پر چڑھا کر یا ان کی کسی بھی بات کو برا مان کر ان کی دلجوئی کریں ہمیں یہ ذہن میں رکھنا ہوگا کہ جب ہم خود بچے تھے اور ایک ایک بات کو ان سے پوچھتے اور کہتے تھے مگر انہوں نے کبھی بھی ان باتوں کو برا محسوس نہیں کیا۔ اگر والدین ضعیف العمری کی وجہ سے چل پھر نہ سکے اور قدم اٹھانے کی ان میں سکت نہ رہے تو ہمیں ان کا سہارا بننا چاہئے ،والدین کا دل کبھی نہ دکھائیں اور جب بھی ان سے گفتگو کریں تو نرم لہجے میں ان سے بات کرنے کی عادت ڈالیں۔ قرآن کریم نے بار بار انسان کو آگاہ کیا کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ اسی میں ہماری کامیابی ہے۔ والدین کی اطاعت و فرمانبرداری اپنے بیوی بچوں سے بھی زیادہ مقدم ہے۔ ماں کی خدمت گزاری اور اطاعت سے ہی جنت کی راہ ملتی ہے۔ جس سے ماں خوش ہو وہ ہر مصیبت سے کوسوں دور رہتا ہے ماں کی خدمت میں جنت کی ضمانت ہے۔ کامیابی اور خوشنودی کی کنجی ماں کی فرمانبرداری ہے اور جس نے بھی ماں کا احترام کیا اس نے اللہ کے فرمان کا احترام کیا۔ ماں کا پیار دنیا کے تمام دکھوں ،غموں اور رنجشوں اور مصیبتوں کے لئے ایک بہتر اور عظیم نسخہ نجات ہے۔ ماں جب اپنے بچے کے لئے دعا کرتی ہے تو ماں کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے بیچ کوئی پردہ نہیں ہے اس لئے ماں کی دعا جلد ہی قبول ہوتی ہے۔ ایک مشہور واقعہ ہے شاید آپ نے بھی سنا ہوگا کہ ایک شخص شادی کے بعد اپنی بیوی کے بہکاوے میں آکر اپنے والدین کو بہت پریشان کرتا تھا جس دوران اس کے والد کا انتقال ہوگیا اور اس کی والدہ زندہ تھی۔ ایک دن اچانک وہ شخص بیمار ہوگیا اور زبردست تکلیف کے باوجود بھی اس کی روح نہیں نکل رہی تھی۔ اس کی تکلیف دیکھ کر سب لوگ پریشان تھے۔ آخر میں اس شخص کی اہلیہ رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور حالات بیان کی۔ رسول اللہ نے کہا کہ شاید اس نے اپنے والدہ کو بہت تنگ کیا ہو جس وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ رسول اللہ نے اس کی والدہ کو بلا کر کہا کہ آپ اپنے بیٹے کو معاف کرے لیکن وہ کسی بھی طرح تیار نہیں ہوئی۔ رسول اللہ کے کہنے کے باوجود بھی اس شخص کو اپنی ماں نے اس وجہ سے معاف نہیں کیا کیوں کہ اس نے اپنے والدین کو بہت زیادہ تنگ کیا تھا اور آخر میں آپ نے کہا کہ لکڑیاں جمع کرو اور اس شخص کو اس پر رکھ کر جلا دو کیوں کہ جہنم کی آگ سے بہتر دنیا کی آگ ہے۔ یہ سن کر اس شخص کی ماں چلائی اور کہنے لگی کہ میرے بیٹے کو نہ جلاؤ میں معاف کر دوں گی اور فوراً اس عورت نے اپنے بیٹے کو معاف کر دیا اور اس شخص کی روح نکل گئی۔ جو ماں اپنی بری اولاد کے لئے بھی اس قدر رحم دل ہو سکتی ہے اس سے بڑھ کر ماں کی محبت کا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے۔ بقول شاعر

نہیں آسان تھا دنیا میں مشکلوں سے بچنا
یہ ماں کی دعا کا ہے اثر کہ میں ستارا ہو گیا

ہم پر فرض ہے کہ بڑھاپے میں والدین کا سہارا بنے۔ اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت کریں ،ان کے علاج کے لئے وسائل بروئے کار لائیں کیوں کہ جب ہم دنیا میں والدین کے محتاج تھے تو انہوں نے اپنا تمام وقت صرف اور صرف ہماری دیکھ بھال کے لئے ہی وقف رکھا۔ ہمیں قرآن کریم کی اس ہدایت کو پیش نظر رکھنا چاہئے جس میں والدین کے سامنے عاجزی اور انکساری پر تاکید کی گئی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان تمام کوتاہیوں سے توبہ کرے جو ہم نے جانے انجانے میں اپنے والدین کو کسی بھی طرح کا دکھ پہونچا کر مول لی ہے۔ امام رضاؑ فرماتے ہیں کہ اگر آپ کے والدین حق کی پیروی کرنے والے نہ ہو تب بھی آپ پر فرض ہے کہ ان کی دل جوئی کرے اور ان کو خوش رکھے۔ رسول اللہ فرماتے ہیں کہ ہر گناہ سے بچنا چاہئے اور جب چاہئے اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کے گناہ کا مواخذہ دنیا ہی سے شروع ہو جاتا ہے اور اسے معاف نہیں کیا جاتا۔ اولاد کو چاہئے کہ اپنے والدین کی بے انتہا عزت اور اطاعت شعاری کرے اور جو لوگ والدین کی قدر سے آگاہ ہیں اور انہیں جنت تک پہونچنے کا وسیلہ سمجھتے ہیں وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سب سے زیادہ خوش قسمت انسانوں میں شمار ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں والدین کی خدمت اور ان کی نافرمانی سے بچنے کی توفیق دے۔ آمین

والسلام!

باغوان پورہ لال بازار سری نگر کشمیر

مسئلہ کشمیر کو حل کرنے سے ہی امن قائم ہو گا

موجودہ حکومت کے پاس کشمیر اور پاکستان کے حوالے سے کوئی پالیسی نہیں ہے:غلام نبی آزادی

ریاست جموں کشمیر سے تعلق رکھنے والے غلام نبی آزاد ایک مشہور مین اسٹریم سیاستدان ہیں، جو کانگریس پارٹی سے منسلک ہیں۔ وہ کئی شعبوں کے وزارتی عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ حال میں انکا عہدہ پارلیمنٹ میں اپوزیشن لیڈر کا ہے۔ منموہن سنگھ کے دورِ حکومت میں 27 اکتوبر 2005ء تک وزیر امور پارلیمان رہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کے عہدے پر مسلسل نو مرتبہ فائز رہے اور 18 سال کانگریس ورکنگ کمیٹی کے رکن رہے۔ مرکزی وزیر اور کانگریس پارٹی کے سربراہ کی حیثیت سے انھوں نے کئی مرتبہ نو کانفیڈنس موشنز میں حکومت کو کامیابی دلوائی۔ 1980ء میں آل انڈیا یوتھ کانگریس کے صدر منتخب ہوئے، جو اکثریت سے منتخب ہوئے۔ غلام نبی آزاد کانگریس کے مرکزی لیڈر ہیں، وہ کشمیر کے وزیراعلیٰ بھی رہ چکے ہیں، غلام نبی آزاد پارلیمنٹ میں ممبر کی حیثیت سے کانگریس کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ "ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ اسلام ٹائمز کے نمائندے نے کانگریس لیڈر غلام نبی آزاد سے ایک خصوصی انٹرویو کا اہتمام کیا، جو قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

(س) مسئلہ کشمیر کے حل کے حوالے آپکی جماعت اور نریندر مودی کی حکومت کے لائحہ عمل یا بھارت کی پالیسی کے بارے میں جاننا چاہیں گے۔؟

(ج) جموں و کشمیر ایک ایسا بین الاقوامی مسئلہ ہے، جسے ایک دن میں حل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ کانگریس کا موقف رہا ہے کہ کشمیر ہندوستان اور پاکستان کے درمیان دو طرفہ مسئلہ ہے، جس کے حل میں کسی تیسرے فریق کی ثالثی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارا ماننا ہے کہ مسئلہ حل ہونے تک چوہے بلی کا کھیل جاری رہے گا اور لوگ متاثر ہوتے رہیں گے۔ یو پی اے حکومت نے مسئلے کو ستر فیصد تک حل کرنے میں کامیابی حاصل کی تھی۔ افسوس کہ بھارت کے وزیراعظم نریندر مودی کی قیادت والی موجودہ این ڈی اے حکومت کے پاس کوئی کشمیر اور پاکستان پالیسی نہیں ہے۔

(س) پی ڈی پی کا بھاجپا کیساتھ الحاق اور اس الحاق کے منفی اثرات کو آپ کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟

(ج) کشمیر کی وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی کی قیادت والی پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی بہت پہلے بی جے پی میں مدغم ہوچکی ہے۔ پی ڈی پی نے جس دن بی جے پی کے ساتھ اتحاد کیا، اس نے اسی دن اپنا منڈیٹ کھو دیا۔ پی ڈی پی بہت پہلے بی جے پی میں مدغم ہوچکی ہے۔ پی ڈی پی اس دن ختم ہوگئی، جس دن اس نے بی جے پی کے ساتھ اتحاد کیا۔ پی ڈی پی کو کسی الگ چیز کے لئے منڈیٹ ملا تھا۔ جس دن پی ڈی پی نے لوگوں سے کیا ہوا وعدہ توڑا، پی ڈی پی اسی دن ختم ہوگئی۔ ہر سیاسی جماعت کو کسی مخصوص ایجنڈا کے لئے منڈیٹ ملتا ہے، اگر اقتدار میں آنے کے بعد وہ پارٹی اپنا ٹریک بدلتی ہے تو وہ سیاسی جماعت اپنا منڈیٹ کھو دیتی ہے۔

(س) جموں و کشمیر کی سرحدی آبادی مختلف مسائل و مصائب کی شکار ہے، اس پر آپکی جماعت کا کیا موقف ہے؟

(ج) ہم سرحدی آبادی کو درپیش مشکلات کو آنے والے پارلیمنٹ کے اجلاس میں اٹھائیں گے۔ ہم نے سرحدی آبادی کے لئے محفوظ مقامات پر رہائشی اراضی کی فراہمی، خصوصی بھرتی مہم اور خصوصی ایجوکیشنل سکیم کا مطالبہ کیا۔ ہمیں اس بات پر تشویش ہے کہ کشمیر کی سیاست اور سکیورٹی پر وزیراعظم بننے والے نریندر مودی انٹرنیشنل ہوگئے ہیں اور مصائب کے شکار ملکی عوام کو بھول گئے ہیں۔

(س) مسئلہ کشمیر کے حل کے حوالے سے کانگریس پارٹی کا موقف اور لائحہ عمل کیا ہے؟

(ج) جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں کہ کشمیر کوئی چھوٹا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ ہے۔ سب اس مسئلہ کو جانتے ہیں۔ ہم اس کو باہمی طور پر حل کرنا چاہتے تھے۔ کانگریس نے کبھی نہیں چاہا ہے کہ اس مسئلے کے بہت سے ثالث ہوں۔ ہمارا ماننا ہے کہ یہ پاکستان اور ہمارے درمیان ایک دوطرفہ مسئلہ ہے۔ ہم کسی تھرڈ پارٹی سے کوئی مداخلت نہیں چاہتے تھے۔ ایک دوطرفہ ایشو کو ایک دن میں حل نہیں کیا جاسکتا ہے۔ ہم نے اسے حل کرنے کا عمل شروع کیا تھا۔ راؤنڈ ٹیبل کانفرنسوں کا انعقاد اور مذاکراتکاروں کی تعیناتی اس عمل کا حصہ تھا۔ مذاکراتکاروں کی رپورٹس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے باضابطہ ٹیمیں چنی گئی تھیں۔ آپ کو شروع کرنا ہوتا ہے، ہم نے عمل شروع کیا تھا، ہم نے ستر فیصد کامیابی حاصل کی تھی۔

(س) کیا کانگریس بھی مسئلہ کشمیر کو مکمل طور پر حل کرنے میں مکمل ناکام ہو گئی ہے، آپ اس حوالے سے کیا کہنا چاہیں گے؟

(ج) ہاں یہ کسی حد تک سچ ہے کہ ہم سو فیصد کامیابی حاصل نہیں کر پائے، لیکن ہم نے عمارت کھڑی کی تھی۔ ہم نے ستر فیصد کام کیا تھا اور بھاجپا حکومت کو چاہیے تھا کہ باقی تیس فیصد انجام دے، لیکن وہ مکمل ناکام ثابت ہوئی۔ مسئلہ حل ہونے تک چوہے بلی کا کھیل جاری رہے گا اور لوگ متاثر ہوتے رہیں گے۔ جب تک یہ مسئلے حل نہیں ہوگا، تب تک چوہے بلی کا کھیل جاری رہے گا۔ پاکستان کی طرف سے فائرنگ آتی رہے گی۔ ہمارے لوگ مرتے اور زخمی ہوتے رہیں گے۔ یو پی اے دور حکومت میں مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ہم نے پاکستان کے ساتھ وزرائے خارجہ اور وزرائے اعظم کی سطح پر بات چیت کی۔ ہم نے کشمیر کی سیاسی جماعتوں کے ساتھ بھی بات چیت کی۔ تین راؤنڈ ٹیبل کانفرنسیں ہوئیں۔ ان کی قیادت خود بھارتی وزیراعظم نے کی تھی۔ وہ ایک بڑا اقدام تھا۔ حریت کانفرنس کے بغیر اکثر سیاسی اور غیر سیاسی جماعتوں نے ان کانفرنسوں میں شرکت کی تھی۔ یہ ایک مثبت کام تھا، جو ہم نے کیا تھا۔

(س) بھارتیہ جنتا پارٹی کیوں مسئلہ کشمیر کو پس پشت ڈالے ہوئے ہے، کیوں وہ اس حوالے سے کسی مذاکراتی عمل پر گامزن نہیں ہے؟

(ج) بھاجپا حکومت کشمیر کی سیاست اور سکیورٹی کے نام پر معرض وجود میں آئی ہے۔ بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کی حکومت کشمیر کی سیاست اور سکیورٹی پر ہی بنی ہے۔ جب وہ الیکشن سے چھ ماہ قبل بی جے پی کی جانب سے وزیراعظم کے امیدوار بنائے گئے تو قومی سکیورٹی کو بالعموم اور کشمیر کی سیاست کو بالخصوص انہوں نے اپنا ایشو بنایا۔ اگر آپ کو یاد ہو، ہر میٹنگ میں چاہے اس کا انعقاد آسام، تامل ناڈو، بنگال، یو پی یا بہار میں کرتے تھے، وہ دو چیزیں ضرور بولتے تھے کہ پاکستان کے فوجی ہمارے ایک سپاہی کا سر کاٹ کر لے گئے اور منموہن سنگھ جی کی قیادت والی کانگریس حکومت دیکھتی رہی۔ نریندر مودی نے کئی بار کہا کہ بھارت کی حکومت چلانے والوں شرم کرو، ڈوب جاؤ، ڈوب جاؤ، ڈوب جاؤ۔ تم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر تماشہ دیکھ رہے ہو اور پاکستان سیز فائر معاہدے کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ بھاجپا کے پاس جو ابھی پارلیمانی سیٹیں ہیں، ان میں سے اسی فیصد انہوں نے کشمیر کی سکیورٹی اور ہندوستان و پاکستان کے نام پر جیتی ہیں۔ انہوں نے لوگوں کو محفوظ کشمیر اور محفوظ بھارت کے خواب دکھائے تھے۔ نریندر مودی نے کہا تھا کہ ہماری طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھے گا۔ ہمارے دور حکومت میں دس سال میں 350 مرتبہ سیز فائر معاہدے کی خلاف ورزی ہوئی تھی۔ مودی کی قیادت والی حکومت میں اب تک اڑھائی ہزار مرتبہ اس معاہدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے اور سب سے زیادہ لوگ اسی دور حکومت میں مرے ہیں۔

(س) بھاجپا حکومت کی غفلت کے کشمیر پر منفی اثرات کو آپ کن الفاظ میں بیان کرینگے؟

(ج) جموں و کشمیر میں لوگ مر رہے ہیں، سرحدی آبادی غیر محفوظ ہے۔ جموں کے پانچ سرحدی اضلاع میں لوگ سو نہیں پاتے ہیں۔ بچے اسکول نہیں جا پاتے ہیں۔ ان کا علاج نہیں ہو پا رہا ہے۔ جنہوں نے بھارت کو چلانے کے نام پر ووٹ لئے تھے، وہ انٹرنیشنل ہو گئے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ نریندر مودی کی حکومت پہلے ملک کے نظام کو چلائے۔ ہمیں دنیا کو چلانے کا منڈیٹ نہیں ملا ہے۔ این ڈی اے کو ملک چلانے کا منڈیٹ ملا ہے، دنیا نہیں۔ بھارت کی موجودہ حکومت کے پاس کوئی کشمیر اور پاکستان پالیسی نہیں ہے۔ ہمیں ایک پالیسی کی ضرورت ہے۔ بھارتی حکومت کو فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ مسئلہ کشمیر کو بات چیت یا کسی دوسرے طریقے سے حل کرے گی۔ ان کو کوئی ٹھوس کشمیر اور پاکستان پالیسی اختیار کرنی ہوگی۔ پاکستان سے بات چیت شروع کرنے کا فیصلہ حکومت کو لینا چاہیے۔ این ڈی اے حکومت کے پاس منڈیٹ ہے۔ مودی پاکستان کو ایشو بنا کر وزیراعظم بن گئے ہیں اور آج آپ ان سے کہہ رہے ہیں کہ فرینڈ بناؤ۔ پہلے اپنے دیش میں فرینڈ بناؤ۔ وہ اپنی فرینڈ بنانے کی طاقت رکھتے ہیں یا نہیں، یہ ان کا دردِ سر ہے۔ وزیراعظم مودی کو اپنے ملک کا کام کرنا چاہیے۔

(س) آپ بھی کشمیر کے وزیراعلیٰ رہے ہیں، آپ نے اپنے دور حکومت میں مسئلہ کشمیر یا لائن آف کنٹرول کے مسائل کے حوالے سے کیا اقدام اٹھائے تھے؟

(ج) جب میں کشمیر کا وزیراعلیٰ تھا، تب اس طریقے کے مسئلے درپیش نہیں تھے۔ ہم نے فیصلہ لیا تھا کہ فائرنگ رینج سے باہر لوگوں کو پانچ پانچ مرلہ زمین دیں گے، جہاں وہ محفوظ طریقے سے رہیں گے۔ اس کے لئے تھوڑی بہت زمین حاصل بھی کی گئی، لیکن بعد میں زمین حاصل کرنے کا سلسلہ بند ہوگیا۔ ہم انہیں محفوظ مقامات پر پانچ مرلہ زمین فراہم کرنے کے حق میں ہیں۔ جموں کے پانچ سرحدی اضلاع میں خصوصی بھرتی مہم کی ضرورت ہے۔ کئی گھر والے ہم نے ایسے بھی دیکھے جہاں کمانے والے ہی مر گئے ہیں۔ ہم زیرو پوائنٹ پر بھی گئے۔ سرحدی فائرنگ سے متاثرہ لوگوں کے لئے خصوصی ایجوکیشن پالیسی کی ضرورت ہے۔ ہم ان مطالبات کی لڑائی ہر ایک پلیٹ فارم پر لڑیں گے۔

مولانا عباس انصاری

طاغوت شکن امام خمینیؒ کی بابصیرت قیادت مشعل راہ

سرینگر/ انقلاب اسلامی ایران کی 39 ویں جشن سالگرہ کے موقع پر جموں و کشمیر اتحاد المسلمین نے امت اسلامیہ بالخصوص ملت ایران کو مبارکباد پیش کی ہے۔ تنظیم کے صدر دفتر سرینگر میں یوم اللہ کے حوالے سے ایک محفل مذاکرہ کا انعقاد ہوا جس میں کثیر تعداد میں تنظیم سے وابستہ اراکین نے شرکت کی اور زعمائے تنظیم نے انقلاب اسلامی ایران اور امام خمینیؒ کی بابصیرت قیادت پر مفصل روشنی ڈالی اور انقلاب اسلامی کی سربلندی اور کامیابیوں پر مسرت و اطمینان کا اظہار کیا۔ اتحاد المسلمین کے سرپرست اعلیٰ و چیئرمین حریت رہنما مولانا محمد عباس انصاری اور صدر مولانا مسرور عباس انصاری نے اپنے الگ الگ بیانات میں انقلاب اسلامی ایران کی سالگرہ پر قوم کو مبارکباد دیتے ہوئے بانی انقلاب اسلامی حضرت امام خمینیؒ کی قائدانہ صلاحیتوں کو سلام پیش کیا ہے۔ مولانا عباس انصاری نے امام خمینیؒ کو تاریخ بشریت کا ایک عظیم قائد قرار دیتے ہوئے کہا کہ آپ کی بابصیرت قیادت کا ہی نتیجہ ہے کہ ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت زمین بوس ہو گئی اور سرزمین ایران پر اسلامی حکومت قائم ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اس عظیم ملت نے اپنے قائد و رہبر بانی انقلاب طاغوت شکن امام خمینیؒ اور رہبر انقلاب آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی سالارانہ قیادت میں زمین سے لیکر افلاک کو مسخر کرکے دنیا کو یہ پیغام دیا کہ اسلام ہر زمانے کے مسائل کا حل ہے، چاہے وہ پہلی صدی ہجری ہو یا اکیسویں صدی۔ انہوں نے کہا کہ امام راحل نے مظلومین و مستضعفین جہاں میں جینے کی امید کو جگایا اور ایک نقش کو چھوڑا جس کے بدولت آج دنیا بھر میں ظالم و جابر حکمرانوں کے خلاف نفرت انگیز لہر اٹھ گئی ہے۔ انہوں نے امام خمینیؒ اور ان کے رفقاء کو سلام پیش کرتے ہوئے کہا کہ امام راحل کی بابصیرت قیادت دنیا بھر کے قائدین کے لئے مشعل راہ اور نمونہ عمل ہے۔ مولانا انصاری نے کہا کہ انقلاب اسلامی ایران رہبر عظیم الشان حضرت امام خامنہ ای کی قیادت میں تیزی کے ساتھ منزلیں طے کر رہا ہے اور انقلاب اسلامی کے تئیں دشمنان کے تمام ناپاک عزائم اور مذموم سازشیں ایک ایک کرکے ناکام ہو رہے ہیں۔ مولانا مسرور عباس انصاری نے بھی نئی دہلی سے اپنے ایک پیغام میں یوم اللہ کے موقعے پر تمام امت اسلامیہ، ایرانی قوم بالخصوص مقام معظم رہبری حضرت آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی خدمت میں تبریک و تہنیت پیش کی ہے اور بت شکن بانی انقلاب امام خمینیؒ کو تاریخ کا عظیم الشان قائد قرار دیتے ہوئے انہیں مشعل راہ قرار دیا ہے۔

سید علی خمینی:

ہمیں امام خامنہ ای پر فخر ہے

انقلاب اسلامی ایران کے بانی حضرت امام خمینی علیہ الرحمہ کے پوتے حجت الاسلام والمسلمین سید علی خمینی نے اسلامی انقلاب کی سالگرہ کی مناسبت سے منعقدہ تقریب میں تقریر کی۔ یہ تقریب امام خمینی رہ کے مزار اقدس پر ایران کے دارالحکومت تہران میں منعقد کی گئی۔ امام خمینی کے پوتے نے کہا کہ ہمیں اپنی موجودہ صورتحال کو اپنی مطلوبہ صورتحال سے مقائسہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں دیکھنا چاہئے کہ ہمارے اہداف کیا تھے اور آیا آج ہمارے اہداف وہی ہیں جو انقلاب کے زمانے میں تھے؟ سید علی خمینی نے کہا کہ آج بھی انقلاب اسلامی زندہ ہے اور اس کے زندہ ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ہمارے اہداف اور مقاصد وہی اہداف و مقاصد ہیں کہ جو انقلاب کے شروع میں تھے۔ آج بھی قوم انہی اہداف کو چاہتی ہے۔ "دہہ فجر" کے ایام میں ہمیں اپنے ان اہداف کی جانب پلٹنا ہوگا اور یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ اہداف کیا تھے کہ جن کی خاطر ہم نے انقلاب کیا۔ سید علی خمینی نے کہا کہ آج قوم اس اسلام کو چاہتی ہے جس کو امام خمینی رہ نے بیان کیا۔ عادل اور متقی ولی فقیہ حکومت کے امور پر ناظر ہے۔ ولایت فقیہ کی کتنی مخالفت کی جاتی ہے۔ ان کو انقلاب اسلامی میں ولایت فقیہ کے کردار سے صحیح آشنائی نہیں ہے۔ ہم ولی فقیہ پر فخر کرتے ہیں۔ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ امام خمینی علیہ الرحمہ کے بعد کوئی شخص ایسا موجود نہ تھا جو ان کی جگہ کو پر کر سکتا۔ یہ ہمارے لئے فخر کی بات ہے اور ہم رہبر کے وجود پر ناز کرتے ہیں۔

39ویں سالگرہ انقلاب اور تدبر رہبری

تحریر: ارشاد حسین ناصر

آج انقلاب اسلامی ایران کی انتالیسویں سالگرہ منائی جا رہی ہے، یہ انتالیس سال ایک طرف تو دنیا میں ایک نئے رنگ، نئے کلچر، نئے انداز، نئے دستور، نئے قانون اور نئی روایات کے انتالیس سال ہیں اور دوسری طرف دیکھا جائے تو اسلام کے احیاء، اسلامی اصولوں کے نفاذ، اسلامی قوانین اور دستور و آئین کی بحالی، معاشی انصاف، برابری، غیرت و حمیت کی عملی تصویر، حریت و آزادی اور استقلال کی روایات کی بحالی کے انتالیس سال ہیں۔ ان انتالیس برسوں میں دنیا کی سیاست، علاقوں کی صورتحال، اسلامی ممالک اور اسلامی تحریکوں کی ترجیحات بدل کر رکھ دینے کے سال ہیں۔ ان انتالیس برسوں میں انقلاب اسلامی ایران نے دنیا کے نقشے پر اپنے اصولوں پر جم کر اور اپنی شرائط کے ساتھ اپنی آزادی کو قائم رکھتے ہوئے اپنے مفاد کو بہتر انداز میں حاصل کرنے اور جرأتمندانہ انداز اختیار کرنے، بڑی اور نام نہاد سپر طاقتوں کے سامنے اپنا سر فخر سے بلند کرنے کی ریت اور روایت سے آشنائی کروائی ہے، جو ایک ایسی مثال ہے، جسے اسلامی ممالک سمیت دنیا کے کئی دیگر ملک بھی بھول چکے تھے اور بڑی طاقتوں کے سامنے سر جھکا چکے تھے۔ انقلاب اسلامی کن وجوہات کی وجہ سے آیا اور اسے لانے والوں نے کس قدر خلوص اور جانثاری سے کام کیا، اس راہ میں کتنے لوگوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور ستم شاہی کا مقابلہ کرتے ہوئے کیسے کیسے گوہر نایاب خون میں نہا گئے، یہ داستان بہت طویل ہے۔ ان گنت قربانیاں ہیں، ان گنت مشکلات اور مصائب ہیں، ان گنت حادثات و سانحات ہیں، جن کی اپنی تاریخ اس قدر طویل اور تفصیل ہے کہ ان پر الگ سے کتابیں لکھی جا چکی ہیں۔

ایک ایک واقعہ الگ الگ داستان رکھتا ہے، اس قدر طوالت کہ ہم اس مختصر مضمون میں ان تمام واقعات کا عنوان بھی ذکر کرنے سے قاصر ہیں، ہاں یہ ضرور ہے کہ ہم جزوی اس انقلاب کی ایثار و قربانیوں اور اس کیلئے طویل جدوجہد کرنے والوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اس قیادت و سیادت کا تذکرہ کریں، جس نے اس قوم و ملت میں ایسی روشنی پیدا کر دی تھی کہ انہوں نے ایک قدم بھی پیچھے ہٹنا گوارا نہ کیا۔ یہ کیسے لوگ تھے جو ٹینکوں کے سامنے لیٹ گئے، یہ کیسے لوگ تھے، جو ستم شاہی اور ساواکی ظلم و ستم اور تشدد برداشت کرتے رہے، مگر اپنے امام کو تنہا نہیں چھوڑا۔ حقیقت میں اگر دیکھا جائے تو ولی امر کی شخصیت اور ان کا پیش کردہ نظریہ جسے ولایت فقیہ کہا جاتا ہے، اس سے مکمل آشنائی اور اس پر کامل یقین ہی تھا، جو اسلام کے ان فرزندان کو شاہی ستم کے مقابل لے آیا تھا اور ان کا ڈر و خوف ختم ہو چکا تھا، یہ موت سے ڈرنے والے نہیں تھے، اگر ایسا ہوتا تو یہ انقلاب نہ آتا اور اگر آ گیا تھا تو قائم نہ رہتا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اس انقلاب اسلامی کو لانے کیلئے جتنے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں، اس سے کہیں بڑھ کر اسے قائم رکھنے کیلئے قربانیاں پیش کی ہیں اور آج بھی پیش کی جا رہی ہیں۔

آج صورتحال بہت دلچسپ ہو چکی ہے، پہلے جس انقلاب کے خاتمہ کی کوشش اور سازش کی گئی، اس میں ناکام ہوئے، دوسرا مقصد ان کا یہ ٹھہرا کہ اس انقلاب کے اثرات کو ایران تک محدود کر دیا جائے، اس میں بھی انہیں ناکامی ہوئی اور آج انقلاب اپنے جوبن پہ ہے۔ الحمد للہ یمن، لبنان، شام، بحرین، عراق، افغانستان، پاکستان، حجاز مقدس اور تمام دنیا میں اپنا اثر اور قوت رکھتا ہے۔ اسے محدود کرنے والے ہر قسم کی سازشیں کر کے اس انقلاب کے اثرات کو کم رنگ کرنے کی کوششوں میں لگے ہیں، مگر قدرت خداوندی انقلاب کیساتھ ہے۔ انقلاب کی قیادت للّٰہیت کی بنیاد پر، تقویٰ الٰہی اور سیرت آئمہ کی روشنی میں عوام کے مفادات کی ترجمانی کر رہی ہے اور اپنی الٰہی حکمت سے دشمن کو دھول چاٹنے پر مجبور کر رہی ہے۔ ولی فقیہ، رہبر معظم انقلاب اسلامی امام خامنہ ای کی دوراندیش نظروں، ان کی حکمت پر مبنی پالیسیوں، دنیائے جہاں کی سیاست پر گہری اور عمیق نظروں اور دشمن کی چالوں اور سازشوں سے آگاہی و بروقت تدارک کی پالیسیوں کے باعث ہم دیکھ رہے ہیں کہ انقلاب اسلامی ہر دن دشمن کو ورطہ حیرت میں ڈال رہا ہے۔ عجب بات ہے کہ آس پاس کے نام نہاد اسلامی ممالک کی تمام تر سازشوں اور غداریوں کے باوجود ایران پر امریکی حملہ کی جرأت نہیں ہوئی اور نہ ہی اسرائیلی گیدڑ بھبکیاں کام آ سکی ہیں۔ ایران کے خلاف ان انتالیس برسوں میں جتنی بھی سازشیں ہوئی ہیں، وہ اگر کسی بھی ملک کے خلاف ہوتیں تو اس کا وجود دنیا کے نقشے پر کب کا مٹ چکا ہوتا، مگر انقلاب اسلامی ایران کا امتیاز اور فخر ہے کہ اس کی قیادت و رہبری نے اسے جھکنے نہیں دیا، اسے کمزور نہیں ہونے دیا کہ دشمن آگے بڑھ کر اسے چبا لے یا ہڑپ کر جائے، حالانکہ دشمن وحشی درندہ سے کم نہیں تھا۔

ایران کو صفحہ ہستی سے مٹانے کیلئے مسلط کردہ جنگ ہی کافی تھی، جب ایران بے سروسامانی کے عالم میں تھا تو صدام کے ذریعے سے حملہ کروا کر یہی سوچا گیا تھا کہ ایک دو دن میں تہران سقوط کر جائے گا، مگر آٹھ سال تک اسی بے سروسامانی اور پابندیوں کیساتھ انقلاب نے عالمی استعمار کا مقابلہ کیا اور اسے اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ یہ انقلاب کے بانی گرامی امام خمینی کی رہبری و قیادت تھی، جس نے دنیا کے سامنے جھکنے سے صاف انکار کر دیا اور خداوند کریم و مہربان پر یقین رکھتے ہوئے لا شرقیہ لا غربیہ کے نعروں سے دنیا کی سیاست میں ہلچل مچا دی اور اپنی عزت، آزادی اور استقلال پر آنچ نہیں آنے دی۔

انقلاب کے بانی گرامی کی رحلت جانسوز کے بعد انقلاب کے دشمنوں نے یہی سمجھا کہ اب یہ بکھر جائے گا اور اسے سنبھالنا ممکن نہیں ہوگا، مگر اللہ کی مدد اور وقت کے امام کی خصوصی نظر سے ولایت فقیہ کے الٰہی نظام کو کامیابی ملی اور اسی نظام نے امام کی رحلت کے انتیس برس بعد بھی انقلاب کو سربلند رکھا ہوا ہے اور اسے فتوحات سے ہمکنار کر رہے ہیں۔ موجودہ ولی فقیہ نے جس طرح دنیا کو دو بلاکوں میں تقسیم کر کے اپنے بلاک کو کامیابیاں دلائی ہیں، وہ تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھی جا رہی ہیں۔ مزاحمت و مقاومت کا بلاک آج اپنی کامیابیوں اور فتوحات کو ولی فقیہ امام خامنہ ای کی حکمت و دانائی اور پالیسیوں و تمک کی نظر کرتا ہے۔ یہ کامیابیاں یمن کے محاذ پہ ہوں یا عراق کے محاذ پہ، لبنان کے مجاہدوں کے ہاتھوں ہوں یا شام میں برسرپیکار القدس بریگیڈ کے جیالوں اور شاہینوں کے ہاتھوں، ہر جگہ کامیابیاں قدم چوم رہی ہیں اور ولایت کا نظام مضبوط اور قوی ہو رہا ہے۔

مزاحمت و مقاومت کے بلاک کے سامنے سفیانی و دجالی بلاک کو جس ہزیمت کا سامنا ہے، وہ سب کے سامنے ہے، آج دجالی، تکفیری منہ چھپاتے پھرتے ہیں اور جائے پناہ کی تلاش میں ہیں۔ انقلاب کی برکات سے ہی دنیا بھر میں اسلامی و مزاحمتی تحریکوں کو جلا ملی ہے، انہیں حوصلہ و ہمت اور رہنمائی ملی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انقلاب سے متاثر حقیقی اسلامی و حریت کی تحریکوں کو بدنام کرنے اور انہیں راستے سے ہٹانے کی غرض سے عالمی استعمار و صیہونیوں نے جعلی اسلامی تحریکوں اور سلفی طاقتوں کے گروہ تیار کئے ہیں اور ان کے ذریعے اسلام کو بدنام کرنے کی کوششیں جاری ہیں، مگر اسلامی انقلاب نے اپنی حکمت، تدبر اور قربانیوں سے ان جعلی اسلامی تحریکوں کو شکست از بام کرتے ہوئے ناکامیوں سے دوچار کیا ہے، جو بہت بڑی کامیابی ہے۔ موجودہ دور کھوٹے اور کھرے کی پہچان کا دور ہے، خالص اور ملاوٹ شدہ کی جدائی کا دور ہے، اب خالص اصلی لوگ ایک جگہ جمع ہو رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ وقت کے امام کا لشکر اب تیاری پکڑ رہا ہے، جو سفیانی کا مقابلہ کرنے کیلئے بے تاب ہے۔ انقلاب اسلامی ایران کا ایک ہدف و منزل بلاشبہ امام وقت کے انقلاب سے پہلے ہر قسم کی زمینہ سازی ہے اور ان کے عالمگیر اسلامی انقلاب کی راہیں ہموار کرنا اور رکاوٹوں کو دفع کرنا ہے۔ اس مقصد میں انقلاب بڑی حد تک کامیاب ٹھہرا ہے، وقت کا امام ظہور فرمائے گا تو انہیں ایک تجربہ کار فوج ملے گی، جو خمینیون ہوں گے، جو حیدریون ہوں گے، جو فاطمیون ہوں گے، جو زینبیون ہوں گے۔ ہماری دلی دعا ہے کہ ہم امام کے اس لشکر جرار کی ہمراہی میں تیر و تلوار و تفنگ سے دشمن کا سینہ چیرنے کیساتھ قلب اطہر فرزند زہرا سلام اللہ کو راضی کرنے کا سبب بنیں۔

انقلاب اور رہبر معظم کی شان میں گستاخانہ مواد کی اشاعت قابل مذمت و افسوسناک

سرینگر/ کشمیری انجمن پیام عزا نامی تنظیم نے وادی کے اخباروں سے وابستہ مدیروں اور نامہ نگاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ خبروں کو شائع کرنے سے قبل حقائق کی بھرپور جانچ کریں تاکہ بے بنیاد خبروں کی اشاعت پر مکمل طور پر روک لگائی جا سکے۔ انقلاب اسلامی اور رہبر معظم آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی شان میں گستاخانہ من گھڑت خبروں کی اشاعت پر غم و غصے کا اظہار کیا۔ ولایت ٹائمز کو موصول ایک بیان کے مطابق انجمن کے ترجمان نے کہا کہ انجمن پیام عزا کا ایک وفد راشد احسان حیدری کی قیادت میں وادی سے شائع ہونے والے کئی روزناموں کے مدیران سے ملاقی ہوا، وفد نے دونوں اخبارات میں چھپی عالم اسلام کی اہم شخصیت رہبر معظم کے بارے میں چھپی منفی خبر کے بارے میں استفسار کیا اور مدیران کو مطلع کیا ہے کہ اس خبر سے لوگوں کی دل آزاری ہوئی ہے۔ چنانچہ روزنامہ عقاب کے مدیر نے خبر کی اشاعت کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ غلطی سے مذکورہ خبر شائع ہوئی ہے جس کیلئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ اس کے علاوہ تنظیم نے ایسی خبروں کے تفصیلات کے بارے میں مدیران کو آگاہ کیا اور انہیں آئندہ ایسی خبروں سے گریز کرنے کی تلقین کی۔ ترجمان نے بتایا کہ اخباروں میں کاپی پیسٹ کا رجحان بڑھ گیا ہے اور مدیران خبروں کی صحت سے یا تو ناواقف ہوتے ہیں یا انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا ہے کہ کس نے کہاں سے کوئی خبر لا کے شائع کر دی ہے۔ ترجمان نے کہا کہ مدیران کو عالم اسلام کی اہم شخصیات سے متعلق خبروں کی اشاعت میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لینا چاہئے تاکہ کسی بھی فرقے کے لوگوں کی دل آزاری نہ ہونے پائے اور سماج میں انتشار پیدا نہ ہو۔ ترجمان نے زور دیکر کہا کہ عقل بیان کرتی ہے کہ ایران سے متعلق خبر کو ایرانی ذرائع سے حاصل کریں جبکہ اسرائیل و امریکہ کی پشت پناہی پر چلنے والے دنیا بھر میں میڈیا ادارے اسلام، انقلاب اور مسلمانوں کیخلاف برسرپیکار جنگ لڑ رہے ہیں اور شعوری و غیرشعوری کوتاہ فہم افراد ان کے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے میں مدد کرتے ہیں۔ واضح رہے وادی کے کئی اخبارات میں چھپی خبر کے بعد مذکورہ اخبارات میں تردیدیہ شائع کیا گیا۔

Helping Palestinians and solidarity with Kashmir are among Muslims key duties:Imam Khamenei

"U.S. officials do not have a plan for uprooting DAESH. Like the British--who have kept the wound of Kashmir open since an era of colonialism on the Indian subcontinent, which has resulted in the discord of two neighboring countries, India and Pakistan, till today--the Americans desire to act, in regards to DAESH, in a way that this problem is ongoing in Iraq without ever being resolved."

Helping the Palestinian nation and the besieged people of Gaza; sympathy toward and cooperation with the people of Afghanistan, Pakistan, Iraq and Kashmir; selfless efforts and resistance against the aggression of the U.S. and the Zionist regime; safeguarding the unity of Muslims: these are great responsibilities that currently rest upon the shoulders of prominent figures of the Islamic Ummah.

"U.S. officials do not have a plan for uprooting DAESH. Like the British-- who have kept the wound of Kashmir open since an era of colonialism on the Indian subcontinent, which has resulted in the discord of two neighboring countries, India and Pakistan, till today--the Americans desire to act, in regards to DAESH, in a way that this problem is ongoing in Iraq without ever being resolved."

November 22, 2016

A great duty is counseling people to do good; advising them to work against evil and towards a firm faith in God. No good deed is better than delivering nations from the evil clutches of the arrogant powers, and no evil is more unacceptable than dependence on the arrogant powers and serving them. Helping the Palestinian nation and the besieged people of Gaza; sympathy toward and cooperation with the people of Afghanistan, Pakistan, Iraq and Kashmir; selfless efforts and resistance against the aggression of the U.S. and the Zionist regime; safeguarding the unity of Muslims; fighting against evil hands and mercenary tongues that undermine this unit; spreading the awakening and sense of commitment and responsibility among Muslim youth in all Islamic lands: these are great responsibilities that currently rest upon the shoulders of prominent figures of the Islamic Ummah.

November 15, 2010

Blind, ignorant, and criminal bigots put their dark nature and misguided hearts into the hands of the corrupt powers, who have proven their enmity towards Islam and Muslims, to serve them on numerous occasions; and they have shown their enmity and spite towards Muslims: they have struck blows whenever and wherever they could!

Their enmity towards the Islamic Republic is due to the flag of Islam that has been raised in this country, and the Islamic Republic's constant call towards unity, Islamic power, and glory. In this bloody event, and similar events, one of the enemies' many goals is to foment discord among Muslims.

The Islamic Republic, which has been the biggest and the most reliable supporter of oppressed Muslims in Palestine, Afghanistan, Kashmir and other Muslim regions, is now the target of this evil plot hatched by the espionage organizations of America, the Zionist regime, and England; in which all entities erroneously believe that they will involve Iran in religious fitna and Shia-Sunni confrontation. They are unaware of the fact that Sunni Muslims in Islamic Iran have, frequently, proven their loyalty to this sacred Islamic system, just like their Shia brothers, and they have bravely and faithfully stood up against the arrogant powers and their mercenaries to defend the Islamic Republic and their dear homeland.

Basically, the emergence and spread of brutal and blind terrorism in our region is the result of evil policies instigated by the US, Britain, and their governmental and non-governmental mercenaries. All Muslims must oppose and fight against this sinister phenomenon, which is a clear manifestation of corruption on earth and war against God.

July 21, 2010

With tearful eyes IMN leader Martyrs Sheikh Qasem Umar laid to rest in Sokoto Nigeria

Sokoto town received an unprecedented number of persons and witnessed what can best be described as an ocean of tears in an otherwise dry town, as a leading member of the Islamic Movement in Nigeria killed by agents of security apparatus was laid to rest in his home town few days ago.

In a mail to "Wilayat Times" IMN Media Cell said that the death of Sheikh Qaseem Umar Sokoto, who was shot by Nigerian Police while peacefully protesting against the illegal detention of Sheikh Zakzaky – the leader of the Islamic Movement in Nigeria had shaken everybody, members and non-members alike.Sheikh Qaseem's death was said to have taken people by surprise as he was said to be recuperating well at a private facility in Kano where he was receiving treatment after the police acting on a tip off, identified and shot him in Abuja some weeks back before his condition was said to have suddenly deteriorated. He was a learned teacher and an integral contributor to the IMN. He suffered so much persecution especially during the previous administration of Governor Aliyu Magatakarda Wammako in Sokoto State, when he was violently arrested along with hundreds of members in 2007 but was set free by the courts in 2014 after a tortuous court case.

Only last week, the Federal High Court in Sokoto ruled in the favour of the members of the Movement in the case instituted by Sheikh Qaseem, for the enforcement of fundamental rights of members to practice their faith without hindrance or molestation by the government or its security agencies or their proxies.Islamic Movement In Nigeria demand justice for his death as well as for all those who have suffered in the wake of the massacre in Zaria in 2015.

Sheikh Zakzaky and his wife Zeenah have been held by state security services since December 2015 along with several other members and supporters of the Movement following their arrest during a savage military assault against the Movement in December 2015. Both were shot during the attack in Zaria in which at least 1000 supporters, including three sons of the couple, were killed and many properties and religious spaces belonging to the Movement and its followers destroyed.

Gestational Diabetes

Raashid Ehsaan Hyderi

It is important to receive proper treatment for gestational diabetes because research studies have shown that the incidence of problems and complications is decreased when blood glucose levels are normalized. Treatment for gestational diabetes involves attention to maintaining a proper diet. Regular exercise can also contribute to tight glucose control.

Gestational diabetes is diabetes, or high blood sugar levels, that develops during pregnancy. It occurs in about 4% of all pregnancies. It is usually diagnosed in the later stages of pregnancy and often occurs in women who have no prior history of diabetes.

What causes gestational diabetes?

Gestational diabetes is thought to arise because the many changes, hormonal and otherwise, that occur in the body during pregnancy predispose some women to become resistant to insulin. Insulin is a hormone made by specialized cells in the pancreas that allows the body to effectively metabolize glucose for later use age as fuel (energy). When levels of insulin are low, or the body cannot effectively use insulin (i.e. insulin resistance),blood glucose levels rise.

What are risk factors for gestational diabetes?

Some degree of insulin resistance and impaired glucose tolerance is normal in late pregnancy. However, in some women, this is enough to produce diabetes of pregnancy, or gestational diabetes. There are several risk factors that can increase your risk of getting gestational diabetes. Risk factors include:

- **Obesity;**
- **A history of gestational diabetes in a previous pregnancy;**
- **Previous delivery of an infant with a high birth weight (over 9 pounds);**
- **A parent or sibling with type 2 diabetes;**
- **A personal history polycystic ovary syndrome (PCOS);**

What are the symptoms of gestational diabetes?

Gestational diabetes typically does not cause any noticeable signs or symptoms. This is why screening tests are so important. Rarely, an increased thirst or increased urinary frequency may be noticed.

How is gestational diabetes diagnosed?

Gestational diabetes is diagnosed with blood tests. Most pregnant women are tested between the 24th and 28th weeks of pregnancy, but if you have risk factors, your doctor may decide to test earlier in the pregnancy.

Blood testing confirms the diagnosis. A screening glucose tolerance test involves drinking a sugary beverage and having your blood drawn an hour later to test the glucose levels an hour later. If the screening test is not normal, you may need additional testing will generally be necessary. Another type of test is an oral glucose challenge test (OGTT). For this test your baseline blood glucose level is checked and then measured at 1, 2, and sometimes 3 hours after consuming a sugary drink.

Glycosylated haemoglobin, or haemoglobin A1C, is another test that may be performed. This test is used to monitor long-term blood glucose levels in people with diabetes. The hemoglobin A1c level offers a measure of the average blood glucose level over the past few months.

What are the consequences of gestational diabetes for the baby and mother?

Women with gestational diabetes who receive proper care typically go on to deliver healthy babies. However, if you have persistently elevated blood glucose levels throughout pregnancy, the fetus will also have elevated blood glucose levels. High blood glucose can cause the fetus to be larger than normal, possibly making delivery more complicated. The baby is also at risk for having low blood glucose (hypoglycemia) immediately after birth. Other serious complications of poorly controlled gestational diabetes in the newborn can include an greater risk of jaundice, an increased risk for respiratory distress syndrome, and a higher chance of dying before or following birth. The baby is also at a greater risk of becoming overweight and developing type 2 diabetes later in life.

If diabetes is present in an early pregnancy, there is an increased risk of birth defectsand miscarriage compared to that of mothers without diabetes.

Women with gestational diabetes have a greater chance of needing a Cesarean birth (C-section), in part due to large infant size. Gestational diabetes may increase the risk ofpreeclampsia, a maternal condition characterized by high blood pressure and protein in the urine. Women with gestational diabetes are also at increased risk of having type 2 diabetes after the pregnancy.

What is the treatment for gestational diabetes?

It is important to receive proper treatment for gestational diabetes because research studies have shown that the incidence of problems and complications is decreased when blood glucose levels are normalized. Treatment for gestational diabetes involves attention to maintaining a proper diet. Regular exercise can also contribute to tight glucose control. Nutritional modification is the mainstay of therapy, and many women will achieve adequate glucose control by following a nutritional plan. Testing your blood glucose levels at home at specific times or after meals will be recommended to determine if your glucose levels are within acceptable limits. Testing at least four times per day is typical. You may also be asked to test your urine for ketones, substances that are produced when your body metabolizes fat. Ketones are elevated when the body is unable to use glucose for energy.

If diet and exercise are not sufficient to maintain tight control of your blood glucose levels, it may be necessary to instityte insulin therapy. Insulin is the only officially approved medication for treating gestational diabetes in the U.S.; however, oral agents are used by many cliniciant to control the blood sugar in selected patients. As the pregnancy progresses, insulin requirements may change, and insulin doses may need to be adjusted.

Is there a special diet for a woman with gestational diabetes?

While there is no one specific diet that is recommended for all women with gestational diabetes, following a meal plan can help keep your blood sugar levels under control and avoid complications.

- Many women with gestational diabetes will be advised to eat fewer carbohydrates than in their normal diet and to eat complex carbohydrates that contain fiber. It's important to limit consumption of foods containing large amounts of simple sugars.
- High-fiber foods like fresh fruits and vegetables, as well as whole-grain products, are not only nutritious but also effective in keeping blood sugar levels stable.
- Skipping meals is not recommended because this leads to undesirable fluctuations in blood sugar levels.

Author hails from Srinagar Kashmir and is working in Health Sector

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT TIMES

Weekly

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:07 | Pages:08 | 12th February 2017 to 18th February 2018 | Rs.5/-

Nation pays glowing tribute to Maqbool Bhat and Afzal Guru

Their Supreme Sacrifices unforgettable:Geelani, Mirwaiz and Yasin

Srinagar:Veteran Hurriyat Leader and Chairman Hurriyat Conference (G) Syed Ali Shah Geelani said that by calling protest program we want to send message to the world that the mortal remains of Martyrs Maqbool Bhat and Afzal Guru be returned to their families for their burial as per their religious rituals. Huriyat said that until the mortal remains of both the martyrs are not returned to their families, the whole nation will not budge on this demand.We are looking for the world community to come to the rescue and help us in this regard so that mortal remains of these two martyrs are handed over to their families. Syed Ali Geelani paid glorious tributes to innocent teenage Saima Wani, sister of Slain Brave-heart Sameer Ahmad Wani who succumbed to her injuries yesterday night after battling for life for 18 Days at SKIMS Soura.Accusing Indian forces for continuous bloodshed. Geelani expressed his deep sympathy with the family of Shaheed Saima and added that the atrocities perpetrated and killing graph has touched its highest limits.The incarcerated Hurriyat Conference (M) chairman Mirwaiz Umar Farooq has said that the nation pays glowing tribute to the supreme sacrifice of Shaheed Maqbool Bhat on his 34th and to Afzal Guru on his 5th death anniversary of their hangings in Tihar jail.He said the sacrifices of our brave hearts is our guiding light to stay steadfast and patient in our just struggle for the achievements of the right to self-determination, the fundamental right of all humans and nations on the globe.Mirwaiz expressing his deep grief over the death of teenaged Saima Wani of Shopian who was battling for life for the past two weeks in the hospital who shot at with impunity in the head by the Indian forces said, that our women and children too not are spared and this was a reflection of the great Indian state that believes "all is fair in war" on unarmed civilian Kashmiris.Mirwaiz said, it is our prime and utmost duty to protect and safeguard the sacrifices rendered by the people of Kashmir to reach the ongoing movement to its logical conclusion.Meanwhile Incarcerated chairman of Jammu Kashmir liberation front Muhammad Yasin Malik said that struggle and sacrifices of father of Kashmiri nation martyr Muhammad Maqbool Butt are beacon light for every oppressed and occupied nation. He stands as symbol of steadfastness and valor for us and serves a corner stone for our resistance against illegal military occupation of India. JKLF chairman said that every aspect of his life stands as a mile stone for us and this nation can never forget his struggle and sacrifices. He also paid rich tributes to Afzal Guru on his 5th death anniversary of hanging and said that we can't forget his sacrifice for the cause of Kashmir.A total and exemplary shutdown was observed throughout whole valley and also despite stringent curfew and restrictions on JRL call a grand rally was held at Lal Chowk Srinagar during which many JKLF leaders were arrested by police and complete strike observed on 9th and 11th Feb in Kashmir

I miss you dad: Ghalib Guru

Srinagar: On his father's fifth death anniversary, Ghalib Guru said that he misses his father who was hanged five years ago secretly at Tihar Jail in Delhi. Afzal was secretly hanged and buried in Tihar jail, Delhi on February 9, 2013 for his alleged involvement in Parliament Attack of 2001.Ghalib wrote on social media platform Facebook: "I still get a lot of hugs, but none of them as warm as yours. I miss you dad."Meanwhile, Kashmir witnessed a complete shutdown Friday to commemorate the fifth death anniversary of Muhammad Afzal Guru.

Conference on Islamic revolution in Magam Kashmir

Srinagar.:On the occasion of 39th anniversary of Islamic Revolution of Iran, Anjuman-e-Sharie Shian Jammu and Kashmir organized a grandeur program at Iambara Yagipora Magam. Thousands expressed great endurance and faith towards the Islamic revolution by participating in the function. Several Shia and Sunni religious scholars described various aspects of Islamic revolution and role and character of Imam Khomeini (R.A).Speakers said, the revolution of Islamic Iran is an asset of whole Muslim Ummah. President of Anjuman-e-Sharie Shian and senior Hurriyat leader Aga Syed Hassan Almosvi Alsafvi congratulated the Iranian leadership and its nationals.While paying tributes to the martyrs of Islamic revolution Aga Hassan said, this revolution diverted the attention of Muslim world towards the significance of Islamic system and its teachings. He said, no one could stop to the success of such movement which is based on truth, right principles and wishes of common people. Iranian revolution is a vital example of that. He said, India used much force and power to suppress the voice of Kashmiris .